65698 ـ کیا منگیتر کا ایک دوسرے سے پیارومحبت کی باتیں اور افعال کرنا روزے پر اثر انداز ہوتے ہیں ؟

سوال

میرا منگیتر مسلمان ہے، بہت جدوجھد اور کوشش کے بعد رمضان کا معنی اور روزے کی حکمت کا علم ہوا، گزارش ہے کہ مجھے یہ بتائیں کہ روزے کے دوران پیار و محبت کی کونسی باتیں اور افعال کرنے جائز ہیں (مثلا ہاتھوں میں ہاتھ ڈالنا، اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت کے اظہار والے کلمات کا تبادلہ کرنا وغیرہ) ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

روزے دار کے لیے اپنی بیوی سے (جس کے ساتھ اس کا نکاح ہو چکا ہے) کے ساتھ ایسے کلمات کا تبادلہ کرنا جس میں پیارو محبت کا اظہار ہوتا ہو جائز ہے، اور اسی طرح اس کے بعض افعال مثلا بیوی کا بوسہ لینا اور اس سے معانقہ کرنا اسے گلے لگانا یا اس کا ہاتھ تھامنا جائز ہے، لیکن اس مین شرط یہ ہے کہ اگر وہ اپنے آپ پر کنٹرول رکھتا ہو تو پھر ایسا کر سکتا ہے، اور اپنی شہوت کو قابو میں رکھ سکتا ہو، اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیا کرتے تھے، اور ان سے مباشرت کیا کرتے تھے، لیکن انہیں تم سے زیادہ اپنے آپ پر کنٹرول تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1792) صحیح مسلم حدیث نمبر (1854)

حدیث میں مباشرت کا معنی ہاتھ سے چھونا ہے، جو کہ جسم کا ایک دوسرے سے ملنے میں سے.

اور ارب سے مراد نفس کی ضرورت اور حاجت ہے، جس سے جماع مراد ہے.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" آدمی کا روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ خوشطبعی کرنا، اور اس کا بوسہ لینا اور بغیر جماع کے اس سے مباشرت کرنا یہ سب کچھ جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی

حالت میں مباشرت کیا کرتے تھے.

لیکن اگر شہوت تیز اور زیادہ ہونے کی بنا پر اللہ تعالی کے حرام کردہ افعال میں پڑنے کا خدشہ ہو تو ایسا کرنا مکروہ ہے، اور اگر اس کی منی خارج ہو گئی تو دن کا باقی حصہ بغیر کھانے پینے کے گزارے گا اور اسے اس دن کے بدلے میں قضاء بھی کرنا ہوگی، لیکن جمہور اہل علم کے ہاں اس پر کفارہ نہیں ہے.

علماء کے صحیح قول کےمطابق مذی سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ اصل میں روزے کی سلامتی اور باطل نہ ہونا ہے، اور اس لیے بھی کہ اس سے بچنا مشکل ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (4 / 202).

یہ تو خاوند اور بیوی کے ساتھ خاص تھا، لیکن نکاح سے قبل منگنی کی حالت میں منگیتر کا اپنی منگیتر سے پیار و محبت کی باتیں کرنا اور اس کا ہاتھ تھامنا جائز نہیں، کیونکہ وہ بھی باقی اجنبیوں کی طرح اس کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہے، اور کسی ایک کو بھی اس معاملہ میں سستی و کاہلی سے کام لینا جائز نہیں ہے، اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں کہ منگیتر لڑکی مسلمان ہو یا عیسائی.

مسلمانوں کے روزوں کے متعلق آپ کے اس سوال سے ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے، جو کہ آپ کی اس دین حنیف کے ساتھ محبت اور اس کے احکام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی رغبت کی دلیل ہے، ہم آپ کو اس کی مبارکباد دیتے اور اس پر ابھارتے ہیں، اور اللہ سبحانہ وتعالی سے دعاگو ہیں کہ آپ کو حق اور اللہ تعالی کو جو چیز محبوب اور پسند ہے اس کی اتباع و پیروی کے علم کو تلاش کرنے کی طرف لے چلے، اور اسی طرح ہم اللہ تعالی سے یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ اور آپ کے منگیتر کے مابین شادی کو توفیق دے، اور اس کے ساتھ شادی کی سعادت نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .